نمائندہ خصوصی

صادق آباد میں سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب

- ☆ جمہوری نظام کی موجودگی میں اسلامی نظام نافذ نہیں ہوسکتا
- ☆ نواز شریف کے پیکج میں اسلام کا کوئی ذکر نہیں
- ☆ کشمیر کو تقسیم کرنے کی سازش ہو رہی ہے
- ☆ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے پر حکومت اور اپوزیشن دونوں متفق ہیں
- ☆ موجودہ حالات میں ہمیں دینی جماعتوں کے مثبت اور طاقتور کردار کی ضرورت ہے

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری نے کہا ہے کہ گزشتہ ۴۷ سال سے جس جمہوری نظام کو ہم سنے گلے لگا رکھا ہے اس کے ہوتے ہوئے یہاں اسلامی نظام نہیں آسکتا۔
حکومت اور اپوزیشن ایک بات پر متفق نظر آتی ہے کہ پاکستان کا اسلامی تشخص ختم کردیا جائے۔ پاکستان میں یورپ کا کافرانہ نظام لانے کیلئے بڑے پیمانے پر کوششیں ہو رہی ہیں۔ پاکستان کا اسلامی تشخص تباہ کرنے کیلئے عریانی وفحاشی کی یلغار کردی گئی ہے۔ کراچی سے پشاور تک دین پسند طبقہ انگشت بدنداں ہے کہ اس ملک کا کیا بنے گا؟ ہماری نوجوان نسل مستقبل کی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوسکے گی؟ ان حالات میں دینی جماعتوں کے ایک طاقتور اور مثبت کردار کی ضرورت ہے۔ علماء اس نظام کے خلاف مزاحمتی کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اس قسم کی شہادتیں موجود ہیں کہ خود ابجنسیاں اور ان سے منسلک لوگ ہوٹلوں اور ریستورانوں، مباحثوں اور سیمیناروں میں بیٹھ کر علماء کو نہ صرف برا بھلا کہتے ہیں بلکہ ان کی داڑھیوں کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ دینی اعمال، احکام شریعت اور سنت نبوی ﷺ سے کھلا انحراف کیا جاتا ہے۔ اگر اس ماحول کے خلاف دین پسند طبقہ بیدار نہ ہوا تو دینی جماعتوں کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن ملک میں کسی بڑی طاقت کو خوش کرنے میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس جمہوری نظام کو ہم نے گزشتہ ۴۷ سال سے اپنے سینے سے لگا رکھا ہے اس نے ہمارے ملک کے پورے سسٹم کو تباہ کرکے رکھ دیا ہے اور ہر الیکشن

کے نتیجہ میں عیار، مکار، کذاب، بد عہد، سرمایہ دار طبقہ اقتدار میں آجاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس کی تباہی کا باعث بھی قومیت۔ علاقائیت کی بنیاد پر قائم ہونے والی ریاستیں ہیں نا کہ امریکہ نے روس کو تباہ کیا۔ اس نظام کے تحت کوئی شریف آدمی قیادت تک نہیں پہنچ پاتا۔ ملک میں لسانی عصبیت اس نظام کا حصہ بن چکی ہے جو ملک کیلئے انتہائی خطرناک ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کشمیر کے سلسلہ میں حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ کشمیر کمیٹی کو پیسہ خرچ کرکے باہر کے دورے کروائے گئے جبکہ کمیٹی میں ذمہ دار آدمی شامل نہ کرنے سے اسکے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ جن ممالک سے رابطے کرنے چاہئیں تھے نہیں کئے گئے۔ جبکہ ہندوستان نے اپنی خارجہ پالیسی کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا ہے مسلم دنیا میں اسکی دوستی کے اثرات نمایاں نظر آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن اپنے اقتدار کی جنگ میں اس قدر آگے جا چکے ہیں کہ انہوں نے ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگا دیا ہے ہمارے ہاں خاموش ڈپلومیسی کا جو طریقہ اپنایا گیا ہے اس نے رہی سہی کسر بھی پوری کردی ہے۔ عوام کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہماری حکومت یا اپوزیشن ملک کے اہم ایشوز پر کیا کررہی ہیں۔ خاموش ڈپلومیسی کے ذریعے جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ ملک کے مفاد میں نہیں ہوسکتے۔ میاں نواز شریف کے پیکج میں اسلام کا کوئی تذکرہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں ہمیں زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ کشمیر کو تقسیم کرنے کی گھناؤنی سازش کی جارہی ہے۔ جو تھرڈ آپریشن کے پروگرام پر عملدرآمد کرانے کا ایک حصہ ہے۔ اس موقع پر مقامی مجلس احرار کے رہنما چوہدری بشارت علی، چودھری گلزار احمد، فضل محمد اور مولانا نثار احمد بھی موجود تھے۔ بعد ازاں قائد احرار سید عطاء المومن بخاری نے جامع مسجد ختم نبوت شہزاد کالونی اور چک ۱۴۰/پی منٹھار شہباز پور میں سیرت النبی ﷺ کانفرنسوں سے بھی خطاب کیا۔ مولانا اللہ بخش، حافظ دوست محمد، مشتاق احمد اور چوہدری بشارت آپ کے ہمراہ تھے۔

شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے!

یاد رکھیئے! ہم مسلمان ہیں اور مرزائی کافر مرتد!
ہم اگر ان کی مصنوعات استعمال کریں گے تو وہ ہمارے سرمائے سے ہمارے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آسانیاں پائیں گے،
فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ بائیکاٹ یا ــــــ؟